مضاربت میں نفع لینے سے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ

ریفرنس نمبر:IEC-744 تاریخ:05-12-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے میں کہ میں نے اپنے بھائی کو مضاربت کے طور پر ایک لاکھ روپے دیے تھے اور طے یہ ہوا تھا کہ کام صرف میرا بھائی کرے گا۔ کام بائیکس کی خرید و فروخت کا تھا۔ نفع کی تقسیم کاری ہم نے یوں طے کی تھی کہ "جتنا کمایا، وہ ہم دونوں کا ہوگا" اس کے بعد ہم دونوں نفع کا پچاس پچاس فیصد لیتے رہے، کاروبار چلتا رہا، جو کہ اب تک وسیع پیمانے پر پھیل چکا ہے۔ میری کسی سے بات ہو رہی تھی تو انہوں نے بتایا کہ نفع کی تقسیم کاری فیصد کے اعتبار سے ہونا ضروری ہے، جب کہ آپ نے تو فیصد کے اعتبار سے طے ہی نہیں کیا، لہٰذا آپ دار الافتاء اہلسنت سے شرعی رہنمائی لے لیں۔

میری رہنمائی فرمائیں کہ ہم نے تو نفع فیصد کے اعتبار سے طے نہیں کیا تھا، صرف یہ طے کیا تھا کہ جو کمایا دونوں لیں گے، کیا اس طرح کی گئی مضاربت شرعاً درست تھی؟ اگر نہیں تو شرعِ مطہر ہماری کیا رہنمائی فرماتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں نفع یوں طے کیا کہ "جو بھی نفع ہوگا وہ ہم دونوں لیں گے" اور مراد اس سے برابر تقسیم کرنا تھا تو کوئی حرج نہیں، اس مقام پر دونوں کی مراد لفظوں سے واضح نہ ہو لیکن یہ طے ہو کہ آدھا آدھا ہی نفع تقسیم ہوگا تو یہ جائز ہے۔ پوچھی گئی صورت میں عمل بھی نصف نصف پر ہی رہا لہٰذا آپ کی تجارت درست ہے۔

ہندیہ میں ہے: "لو قال رب المال للمضارب علی ان ما رزق اللہ تعالی من الربح بیننا جاز و یکون الربح بینھما علی السواء" یعنی اگر رب المال نے مضارب سے کہا کہ اللہ جو بھی نفع عطا فرمائے

گا وہ ہمارے درمیان تقسیم ہوگا تو یہ جائز ہے اور نفع ان دونوں میں برابر برابر ہوگا۔

(فتاوی عالمگیری، جلد4، صفحہ288، مطبوعہ مصر)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: ”رب المال نے یہ کہا کہ جو کچھ خدا نفع دے گا وہ ہم دونوں کا ہوگا یا نفع میں ہم دونوں شریک ہوں گے، یہ جائز ہے اور نفع دونوں کو برابر برابر ملے گا۔“

(بہارشریعت، جلد3، صفحہ3، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

علامہ کاشانی علیہ الرحمہ، بدائع الصنائع میں لکھتے ہیں: ”(البین) کلمة قسمة، والقسمة تقتضی المساواة إذا لم يبين فيها مقدار معلوم قال اللہ تعالی عز شأنہ: وَنَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ قِسْمَةٌۢ بَیْنَهُمْۚ وقد فهم منها التساوی فی الشرب“یعنی لفظ ”بین“ کلمہِ قسمت ہے اور جب کوئی معین مقدار بیان کیے بغیر کسی چیز کو تقسیم کرنا ہو تو اس کا حقیقی تقاضا یہ ہے کہ اسے برابر برابر تقسیم کیا جائے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ”آپ انہیں خبر دیں کہ پانی ان سب کے درمیان مشترک ہے۔“ اس آیتِ کریمہ سے مستفاد پینے کے معاملے میں برابری ہے۔

(بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، جلد6، صفحہ81، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

13جمادی الاخری1447ھ/05دسمبر2025ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com